رواداری سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

لفظ رواداری کا اصطلاحی مفہوم فکری، اعتقادی، نسلی، لسانی اور بنیاد پر کسی عصبیت کا شکار ہوئے بغیر تحمل و بردباری سے دوسرے کو برداشت کرنا ہے۔

مذہبی، دینی یا معاشرتی معاملات میں دوسروں کے ساتھ فراخ دلی یا وسیع الخیالی کا برتاؤ، دوسرے کے نقطۂ نظر کو برداشت کرنا، رعایت کا رویہ، تحمل، وضعداری کا اظہار، ہر کس و ناکس سے برابر برتاؤ اور نرمی کا سلوک وغیرہ (۱)۔

اسلامی نقطۂ نظر سے رواداری کا مطلب مختلف اقوام، مختلف مذاہب، مختلف زبانوں اور رنگ و نسل کے لوگ، جو اسلامی حکومت کی حدود میں قیام پذیر ہوں، کے ساتھ تعلقات اس طرز اور نہج پر استوار ہوں کہ عفو و درگزر، تحمل و برداشت سے کام لیا جائے کہ قدرت اور دسترس ہونے کے باوجود اپنے مخالف کی بات کو نظر انداز کیا جائے۔

رواداری کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہر نوع کے نسلی، لسانی، علاقائی اور مذہبی امتیازات اور اختلافات کے باوجود کوئی گورا کالے سے برتر نہ ہو اور کوئی عربی بولنے والا غیر عربی کو کمتر اور حقیر نہ سمجھے اور نہ علاقائی اختلاف کے جرم میں کوئی کسی کی زندگی اور خون سے ہاتھ رنگے۔

رواداری کسی کمزوری کا نام نہیں بلکہ یہ شرف انسانی کا پرتو ہے جو انسان کے جوہر اصلی کا مظہر ہے۔ رواداری خود اعتمادی کا دوسرا نام ہے۔ احساس کمتری کا شکار شخص کبھی بھی رواداری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ رواداری اسلامی تعلیمات کا ثمر ہے۔

اسلام سے قبل جتنے بھی مذاہب دنیا میں پائے جاتے تھے ان تمام کے پیروکار دوسروں کو باطل اور خود کو حق سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں رواداری کا کوئی تصور نظر نہیں آتا۔ قرآن مجید نے اس عدم رواداری کا نقشہ یوں کھینچا ہے: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ﴾ (۲) (یہودیوں نے کہا عیسائی کسی چیز پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا یہودی کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں)۔ (البقرہ: ۱۱۳)

یہود و نصاریٰ اور

رواداری

15

کے لیے تیار نہیں۔ "یہود تورات کے سوا کچھ نہیں مانتے تھے، عیسائی تورات کے احکام نہیں مانتے تھے
چونکہ اس کی اخلاقی نصیحتوں کو قبول کرتے ہیں تاہم انجیل سے پہلے کی دوسری آسمانی کتابوں کے متعلق
عیسائیوں کا سا ادب و احتیاط کا پہلو بھی اختیار نہیں کرتے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ایک ہی قوم سے تعلق رکھنے والے ان دو مذاہب میں سے جسے بھی قوت
و اقتدار حاصل ہوا اس نے دوسرے مذہب کو نیست و نابود کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ۵۷۰ء میں
یمن میں ذوالنواس نامی یہودی بادشاہ کی حکمرانی تھی، اس کے زمانہ میں نجران میں عیسائیت عام ہو گئی تو
اس نے عیسائیوں کو تبدیلی مذہب کا حکم بھیجا۔ جب عیسائیوں نے اپنا مذہب چھوڑنے سے انکار کر دیا تو وہ
بذات خود فوج کے ہمراہ نجران پہنچا اور مقامی باشندوں (نجرانیوں) کا بڑی بے رحمی سے قتلِ عام کیا۔ اس
نے بڑے بڑے گڑھے کھدوائے، ان میں آگ جلائی اور انھیں زندہ اس آگ میں جھونک دیا۔

یہودیوں کی عدم رواداری

علامہ طبریؒ نے اس ظلم و ستم اور عدم رواداری کی درج ذیل وجوہات لکھی ہیں۔ ذوالنواس نے
یہودیت میں غلبہ اور غلو کے باعث نجرانیوں کو عیسائیت چھوڑنے اور یہودیت قبول کرنے کا حکم دیا۔
ایک یہودی کے دو بچے نجران میں مارے گئے، اس کے باپ کی شکایت پر اس نے نجرانیوں
کی طرف لشکر بھیجا۔ اس کے نتیجے میں واقعہ اصحاب الاخدود پیش آیا۔ جس میں یہودیوں نے عیسائیوں کے
مذہب کو نیست و نابود کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ قرآن مجید کی سورۃ البروج میں اس واقعہ کی پوری
تفصیل بیان کر دی گئی ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ. النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ. إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ﴾ (۳) (البروج: ۴-۶)
(خندقوں والے قتل کر دیے گئے ایندھن والی آگ جب وہ اس پر بیٹھے تھے)۔ ان آیات میں اسی واقعہ
کی طرف اشارہ ہے۔

ان تاریخی حقائق سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہودیوں میں رواداری کا تصور معدوم تھا۔
اسی طرح عیسائیت بھی جذبہ رواداری سے خالی نظر آتی ہے کیونکہ عیسائیوں کو بھی جب موقع
ملا انھوں نے یہود کے ساتھ ایسا ہی بہیمانہ برتاؤ کیا۔

عیسائیوں کی عدم

ہرقل نے عیسائی پادریوں اور مذہبی راہ نماؤں کے ایما پر یہودیوں سے انتقامی جذبہ کے تحت
ان سے انتقام لیا اور یہودی مفتوحین کا اس طرح قتل عام کیا کہ رومی مملکت میں صرف وہی یہودی بچ سکے

جو ملک چھوڑ کر چلے گئے یا کہیں چھپ گئے (۴)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''میں صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لیے آیا ہوں، مجھے باقی دنیا سے تعلق نہیں''(۵)۔

ڈاکٹر حمید اللہ اپنی رائے کا اس طرح اظہار فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں اور مذہبی مبلغوں کو بھی حکم دیا تھا کہ وہ چار دانگ عالم میں تو جائیں لیکن تبلیغ عیسائیت صرف اسرائیلی گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں میں کریں۔اس پر مستزاد یہ تصور تھا کہ عمل کی کوئی اہمیت نہیں، صرف ہم مذہبوں میں داخل ہونا ہی اتنا بڑا عمل ہے کہ وہ نجات ابدی کے لیے کافی ہے(۶)۔

عرب معاشرہ اور عدم رواداری:

اسلام سے قبل عربوں میں مرکزیت کا فقدان ہونے کی وجہ سے معمولی باتوں پر جنگوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا اور نسل در نسل وحشیانہ جنگیں جاری رہتیں۔ان لڑائیوں نے انتقام خون کی رسم پیدا کردی (۷)۔

اہل عرب جنگ کو اونٹ سے تشبیہہ دیتے تھے جو سب سے زیادہ منتقم مزاج جانور ہے(۸)۔

عرب جاہلیت کی جنگوں اور خون ریزیوں کو مؤرخین ''ایام العرب'' سے موسوم کرتے ہیں۔ جنگوں کی تعداد سیکڑوں سے زیادہ ہے۔میدانی نیشاپوری نے ''کتاب الامثال''میں ۱۳۲ لڑائیوں کے نام گنوائے ہیں(۹)۔

تاریخ الجاهلية کے مؤلف ڈاکٹر عمر فروخ عہد جاہلیت کی جنگوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جاہلیت کی جنگیں اتنی زیادہ ہیں کہ انھیں کسی مخصوص عہد یا زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جا سکتا''(۱۰)۔

اس کی وجہ ان کے خیال کے مطابق یہ تھی کہ عرب جاہلیت کی اقتصادی زندگی درحقیقت جنگوں کے گرد گھومتی ہے اور جنگیں مسلسل تھیں (۱۱)۔

زمانۂ جاہلیت کی ان خونریز اور وحشیانہ انسان دشمن جنگوں میں حرب بسوس اور ''عبس و ذبیان'' کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ مؤخر الذکر جنگ مسلسل چالیس برس جاری رہی۔ ایک عرب

...رواداراس کا نقشہ یوں کھینچتا ہے:

''دونوں قبیلے مٹ گئے۔ ماؤں نے اپنی اولادیں کھودیں۔ بچے یتیم ہو گئے۔ آنسو خشک نہیں ہوتے، لاشیں دفن نہیں کی جاتیں'' (۱۲)۔

دنیا کا قدیم ترین مذہب ہندو مت بھی عدم رواداری کا شکار ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں نے تحریکیں شروع کیں۔

شدھی اور سنگھٹن کی تحریکوں کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندو ہو جاؤ یا ہندوستان چھوڑ دو۔ اسی طرح ...کے علاوہ ہندوؤں کو دوسری زبان قبول نہیں۔ بلکہ ہندو ہونے کے لیے ہندوستان اور ہندو گھرانے ...ہونا ضروری ہے۔ ہندو مت انسانی تاریخ میں ذات پات کی تفریق کا بہت بڑا علمبردار ہے۔ ...ندر معاشرتی اونچ نیچ اس معاشرہ میں نظر آتی ہے اس سلسلے میں کسی دوسرے معاشرہ میں نہیں ملتی۔ ...ندوؤں میں چار ذاتیں ہیں۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر۔

شودر شعور ہونے کے باوجود بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہے۔ عورت کو شوہر کی وفات کے ...کے ہمراہ، ستی ہونا پڑتا ہے۔ یہ اس کی سعادت ہے۔ سیکولرازم کے دعوؤں کے باوجود کبھی ...مذہب کے لوگوں کو ہندوؤں نے برداشت نہیں کیا۔ اس کی مثال سکھوں کے ساتھ ہونے والے Golden Temple کے مظالم بہت معروف ہیں۔

اس کے علاوہ عدم رواداری کی سب سے بھیانک مثال ہندوستان میں آباد مسلمانوں کے ...ناروا اور ہتک آمیز سلوک ہے۔ اس پر گجرات میں ہونے والے واقعات شاہد ہیں۔

کشمیری عوام کے ساتھ ڈھائے جانے والے مظالم عدم رواداری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہند ...داخل ہونے والی ہندو قوموں نے یہاں کے مفتوحین کو اچھوت قرار دیا تھا۔ ہزاروں سال سے اب ...اسی پر عمل موجود ہے اور بدھ ازم اور جین مت نے ہندوؤں کی نسلوں اور پشتوں کو تباہ کرنے میں اور ...اجارہ کے قائم کیے ہوئے مت نے بدھ لوگوں کو ہندوستان سے خارج کرنے میں جو کارنامے اس ...میں انجام دیے وہ عدم رواداری کی خونی داستان ہیں (۱۳)۔